SRM

92 Publishing House

مُرکب • رموزِ اوقاف / علاماتِ وقف

متشابہ الفاظ • تشبیہات

غلط العام الفاظ اور اُن کی اصلاح

غلط، دُرست فقرات • محاورات

ضرب الامثال اور کہاوتیں

۳

تین جِلدوں پر مشتمل سیریز

شاذیہ اسلام

اَرمُغان

اُردو قواعد ایک نئے، آسان اور دلچسپ انداز میں

ہر قاعدہ اور اُصول سمجھنے کے لیے آسان مشقیں

مُرکب

دو لفظوں یا اسموں کو ملا کر ایک لفظ بنایا جائے تو اُسے ''اسم مرکب'' کہتے ہیں، مثلاً

خانۂ کعبہ	یادگارِ پاکستان	ظہیر کی کار	پابندیٔ وقت	حسن و جمال
زمین و آسمان	گھر بار	خان گڑھ	امیر و غریب	رات اور دن
مینارِ پاکستان	کریم کا بھائی	باسی کھانا	چار لڑکے	چال ڈھال
رونا دھونا	کوہِ سلیمان	لاہور سے کراچی	حسبِ حال	شِیر و شکر

مشق ا: خانے میں دیئے گئے الفاظ میں سے مرکب پر دائرہ لگائیں۔

روضۂ مبارک صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم
اعداد و شُمار
محبت و نفرت
گردن
ہسپتال
مُوسلا دھار بارش
دس گیند
میچ
مرکزِ نگاہ
ڈاک خانہ
ہاکی کا میچ
نظریۂ پاکستان
محنتی
پاگل خانہ
گورا اور کالا
فُٹ بال
آنا جانا
نصیب
اُردو کی کتاب
دُوربین
میر پُور
روزِ روشن

یاد رکھیں

یہ سب الفاظ مرکب ہیں:

(۱) جب دو الفاظ یا اسموں کے درمیان ''و'' یا ''اور'' ہو۔

(۲) جب دو الفاظ یا اسموں کے درمیان ''کا''، ''کی''، ''کے'' یا ''سے'' ہو۔

(۳) جب صفت اور موصوف مِلا کر لکھے یا بولے جائیں۔

(۴) جب دو لفظ اس طرح لکھے جائیں کہ ایک معانی دیں۔

(۵) جب پہلے لفظ کے آخری حرف کے نیچے اضافت (ِ) ہو۔

یہ ہدایات پڑھنے کے بعد اُوپر دی گئی مثالیں دوبارہ پڑھیں۔

(۴) مرکبِ عددی:

وہ مرکب جو عدد اور معدود سے مل کر بنا ہوا، مرکبِ عددی کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر،

دس لڑکے　　سو طالبِ علم　　ہزاروں روپے　　پندرہ کاپیاں　　دو شیر، پانچ ہاتھی　　چار رکشے

(۵) مرکبِ امتزاجی:

وہ مرکب جو دو تین اسموں سے مل کر بنے مگر معانی ایک اسم کے دے، مرکبِ امتزاجی کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر،

چُندی گڑھ روڈ　　باغبان پورہ　　اسلام آباد　　سرور شہید روڈ　　محلۂ کشمیریاں　　سوات نگر　　فیصل آباد
کرشن نگر　　اعظم گڑھ

یاد رکھیں

(۱) مرکبِ توصیفی میں صفت ہمیشہ پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔

(۲) جس چیز کی گنتی ہو رہی ہو، اُسے معدُود کہتے ہیں یعنی وہ چیز جسے گنا جا رہا ہو۔ اُوپر کی مثالوں میں لڑکے، طالبِ علم، روپے، کاپیاں ، شیر ، ہاتھی ، رکشے، معدود یا اسم معدُود ہیں، جب کہ دس ، سو، ہزاروں ، پندرہ ، دو ، پانچ اور چار اسم عدد ہیں۔

(٦) مرکبِ اشاری:

وہ مرکب ہے جو اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ سے مل کر بنے۔

مثال کے طور پر،

وہ گھر　　یہ سکول　　وہ بازار　　یہ دفتر

”یہ“ اور ”وہ“ اسم اشارہ ہیں اور جن کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہو، وہ مشارٌ الیہ کہلاتے ہیں۔

۱۲ رُموزِ اوقاف / علاماتِ وقف

رُموزِ اوقاف ایسی علامات یا نشانات ہیں، جن کی مدد سے ہم جُملے کی ترتیب وتشکیل سمجھ سکتے ہیں۔ رموزِ اوقاف مندرجہ ذیل ہیں:-

(ا) وقفہ (Fullstop)

(-) اس علامت کو وقفہ کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں یہ Fullstop کہلاتا ہے۔ جُملے کے آخر میں یہ نشان جُملہ مکمل ہونے کا اشارہ ہے۔ مثال کے طور پر،

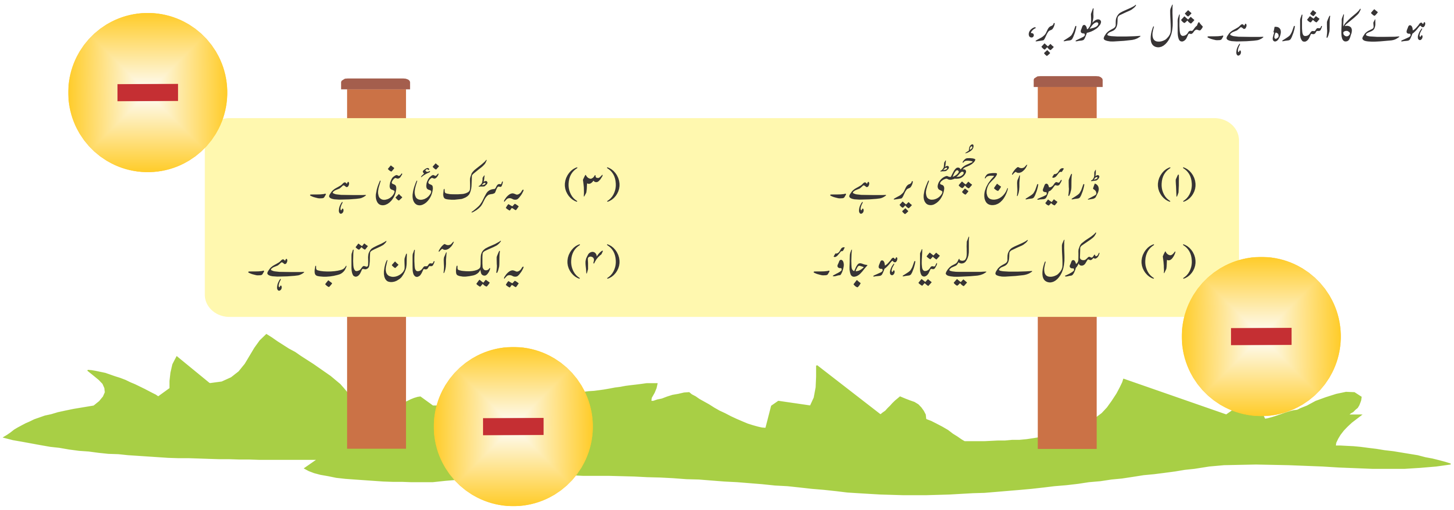

(ا) سکتہ (Comma)

(،) اس علامت کو سکتہ کہا جاتا ہے۔ اسے انگریزی میں Comma کہتے ہیں۔ یہ دو سے زیادہ اسموں، افعال یا الفاظ و مرکبات کے درمیان آتی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں ہلکا سا وقفہ لینا چاہیے مگر بات یا جُملہ ابھی جاری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر،

- سعد، ذکا، جبران اور نعیم آج غیر حاضر ہیں۔
- ناشتے میں انڈا، مکھن، پراٹھا اور چائے ملے گی۔
- منگل اور بُدھ کے روز، گوشت کا ناغہ ہوتا ہے۔
- کھڑکی بند کر دو، ایسا نہ ہو دُھواں کمرے میں بھی بھر جائے۔
- دُلہن کا جوڑا سُرخ، قیمتی اور بے حد خُوب صُورت تھا۔
- کھانا ہے تو کھاؤ، نہیں کھانا تو جاؤ سو جاؤ۔
- دریا کے رُخ چلو، جُوں ہی سڑک نظر آئے گاڑی کی رفتار بڑھا دینا۔

یاد رکھیں

دو اسموں، دو اسمائے صفت، اسم اور فعل کے درمیان اور دو افعال کے درمیان ''اور''، ''یا'' اور اکثر سکتہ (،) آتا ہے۔

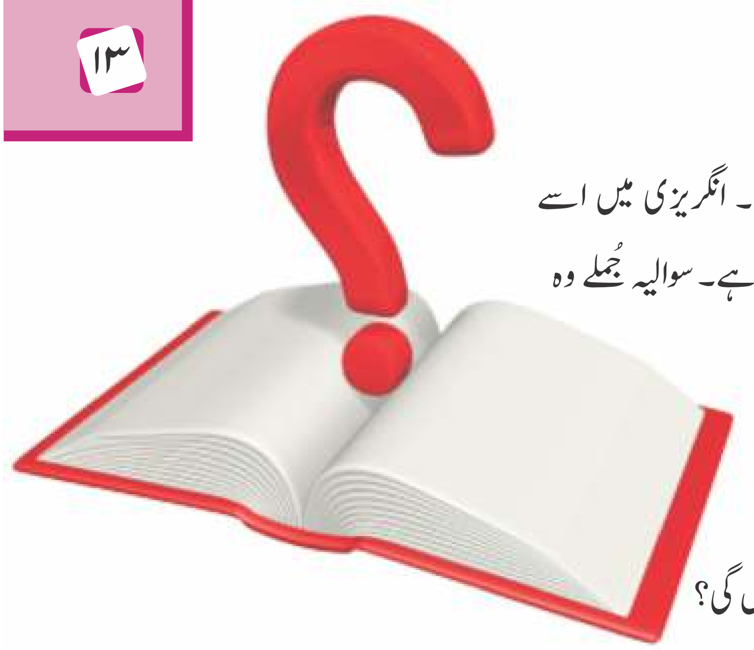

(۳) علامتِ استفہام (Question Mark)

(؟) اس علامت کو علامتِ استفہام یا علامتِ استفہامیہ کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے Question Mark کہتے ہیں۔ سوالیہ جُملوں کے آخر میں یہ علامت آتی ہے۔ سوالیہ جُملے وہ جُملے ہیں جن میں کوئی سوال یا بات پوچھی جا رہی ہو۔ مثال کے طور پر،

- کیا یہ لڑکا تمہارا بھائی ہے؟
- کیا تم نے سفر کی تیاری کر لی؟
- کون چیخ رہا تھا؟
- تم کس جماعت میں پڑھتی ہو؟
- یہ کتاب کس کی ہے؟
- خالہ جان! آپ لاہور کب آئیں گی؟
- تم سعودی عرب کب جاؤ گے؟
- دروازے پر کون ہے؟

(۴) علامتِ تعجب (Exclamation Mark)

(!) اسے علامتِ تعجب یا علامتِ ندا کہا جاتا ہے۔

انگریزی زبان میں یہ علامت Exclamation Mark کہلاتی ہے اور کسی کو پُکارنے، مُخاطب کرنے، خوشی، غم یا تعجب کے موقع پر بولے جانے والے لفظ کے بعد استعمال ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر

- واہ وا! آج تو آپ بہت خوش نظر آ رہی ہیں۔
- پُھول مت توڑو!
- ہائے ہائے! یہ میں کس مشکل میں پھنس گئی ہوں۔
- توبہ توبہ! تم تو آفت کی پرکالہ ہو۔
- خواتین و حضرات، اسلام علیکم!

مثال کے طور پر

- اشرف! جلدی سے گیٹ کھولو۔
- شِش! خاموش ہو جاؤ، شاید کوئی آ رہا ہے!
- افسوس! اُس حادثے میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے۔
- چہ چہ چہ! کتنا بڑا سانحہ ہو گیا ہے۔
- کان کھول کر سُنو! آئندہ ایسی حرکت کی تو سخت سزا دوں گی۔
- امی جان! مجھے کھانا دے دیں۔
- اظفر صاحب! کہیے کیسے مزاج ہیں؟

یاد رکھیں

کسی مختصر حکمیہ یا تحکم آمیز جملے کے بعد بھی علامتِ تعجب لگتی ہے، مثلاً

نیچے رکھو! چُپ ہو جاؤ! رونا بند کرو!

چیخو مت! دفع ہو جاؤ! فوراً باہر نکل جاؤ!

(٦) اِس پیرائے میں سے حروف چُن کر لکھیں۔

____

____

(٨) لفظ ''شاہ راہ'' کیا ہے؟ ______________ (٩) ''جی ٹی روڈ'' کیا ہے؟ ______________

مشق ١٤:

مندرجہ ذیل پیراگراف میں کوئی علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ آپ کو اسے پڑھنے میں کسی قدر دقّت اور ناگواری پیش آئے گی۔ آپ یہی پیراگراف ضروری علامات کے ساتھ اپنی کاپی میں دوبارہ لکھیں، علامات سُرخ قلم سے لگائیں۔

پیراگراف:

گرمیوں کے دن تھے ایک پیاسا کوا پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر اُڑ رہا تھا مگر اُسے کہیں پانی نظر نہ آ رہا تھا تیز دھوپ بھوک اور پیاس سے اُس کی حالت خراب تھی اُڑتے اُڑتے اچانک اُسے ایک مکان کی چھت پر ایک گھڑا رکھا دکھائی دیا ارے خوشی سے اُس کی باچھیں کِھل گئیں وہ تیزی سے اُڑتا ہوا چھت پر جا پہنچا گھڑے کے کنارے پر بیٹھ کر جو اُس نے اندر جھانکا تو اُس کی ساری خوشی ہوا ہوگئی وہ دل ہی دل میں بُڑبُڑایا میں بھی کتنا خوش ہو رہا تھا اس میں تو پانی ہی بہت کم ہے اب کیا کروں وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اُسے ایک ترکیب سُوجھی دراصل چھت پر کئی پتھر اور کنکریاں بکھری پڑی تھیں۔ اُس نے ایک ایک کنکر گھڑے میں ڈالنا شروع کیا پانی آہستہ آہستہ اوپر آنے لگا یہ دیکھ کر کوّا مسکرایا اور بولا آہا ہا ہا اب تو میری محنت رنگ لا رہی ہے یہ کہ کر اُس نے کام جاری رکھا جب پانی گھڑے کے منہ تک آ گیا اُس نے پانی پیا سکون کا سانس لیا اپنے آپ کو شاباش کہی اور اُڑ گیا دیکھا بچو اس کہانی میں ہمارے لیے ایک نصیحت ہے بھلا وہ کیا ہے آپ ہی بتائیں

یاد رکھیں!

(۱) اعداد اور ہندسوں، تاریخوں اور مقامات کے درمیان بھی سکتہ (،) لگایا جاتا ہے۔مثال کے طور پر،

- ۱۲ دسمبر، ۱۹۷۲ء۔
- دو ہزار، نو سو بہتّر روپے۔
- ۱۰۵, ۱۴ روپے۔
- سیٹلائیٹ ٹاؤن، ظفر علی روڈ، ملتان۔

(۲) اسم اور اسم کے درمیان بھی یہ علامت آتی ہے۔مثال کے طور پر،

- اکرم، گجرات سے روانہ ہو چکا ہے۔
- میری کتاب، شیلف میں رکھ دو۔
- قرآن شریف، رحل پر رکھ کر پڑھو۔

(۳) فعل اور فعل کے درمیان بھی یہ علامت آتی ہے۔مثال کے طور پر،

- مظلوم عورت روتی، سسکتی یہاں سے گئی ہے۔
- ملازمہ نے پلاؤ پکایا، برتن دھوئے اور باورچی خانہ صاف کیا۔
- رونا، گانا، ہنسنا اور مسکرانا تو سب کو آتا ہے۔

(۴) جُملے میں دو سے زیادہ اسم یا فعل ہوں تو اُن کے درمیان سکتہ (،) آئے گا البتہ جُملے کے آخری دو اسموں کے درمیان سکتہ نہیں بلکہ ''اور'' لکھا جائے گا۔

مشق ۱۵:

مندرجہ ذیل جُملوں میں کہاں کہاں سکتہ (،) آئے گا؟ سبز قلم سے لگائیں۔

(۱) کنیز بی بی چک شہزاد ضلع خانیوال کی رہنے والی ہے۔
(۲) میرا پتا ۳۲ ایف ماڈل ٹاؤن لاہور ہے۔
(۳) اللہ کا شکر ہے اب میں پہلے سے بہت بہتر ہوں۔
(۴) سب بچے میرے پیچھے آئیں رابعہ تم بھی۔
(۵) بڑھئی نے چھے کُرسیاں چھے میز دو الماریاں اور دو سٹول تیار کر دیئے ہیں۔
(۶) تم ایسا کرو اس سڑک پر سیدھے چلے جاؤ جُوں ہی دائیں ہاتھ پہلا موڑ آئے اُدھر مڑ جانا وہاں سے پھر بائیں مڑنا تیسرا سُرخ پتھروں والا ہمارا گھر ہو گا۔
(۷) کھانا میز پر رکھا ہے جتنی بھوک ہو کھا لینا باقی مالی کو دے دینا۔
(۸) جو کچھ تم نے کہا تھا مجھے سب یاد ہے میں کچھ بھی نہیں بھولی۔

(۱۷) چلو بھئی آخر یہ مسئلہ تو حل ہوا۔

(۱۸) اے پروردگار ہمارے گُناہ بخش دے۔

(۱۹) آہ میرے بیٹے میں تمھیں کہاں تلاش کروں

(۲۰) یااللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

(۲۱) واہ بھئی واہ تم تو آج بہت جچ رہے ہو۔

(۲۲) افسوس اتنی سزا کے بعد بھی تم نہیں سُدھرے۔

(۲۳) ابے او رکشے والے منڈی تک لے جاؤ گے؟

(۲۴) اُف میرے سر میں بہت درد ہے۔

(۲۵) شرم کرو تمہاری وجہ سے تمہارے ماں باپ کس قدر پریشان ہیں۔

مشق ۱۸: مندرجہ ذیل جملوں میں علامتِ واوین (''____'') کہاں کہاں لگے گی؟ سُرخ قلم سے لگائیں۔

(۱) اس کہانی کا عنوان ہے: اتفاق میں برکت ہے۔

(۲) میرا بھائی، یہ اُس کتاب کا سرِ ورق ہے جو مس فاطمہ جناحؒ نے قائدِ اعظمؒ کے بارے میں لکھی ہے۔

(۳) اس ضرب المثل کے معانی بتاؤ: اُونٹ کے منہ میں زیرہ۔

(۴) ماہِ صوم کا مطلب ہے، روزوں کا مہینہ۔

(۵) علامہ محمد اقبالؒ کو شاعرِ مشرق بھی کہا جاتا ہے۔

(۶) ذرا باہر دیکھو، بارش رُک گئی ہے یا نہیں۔ امی نے باورچی خانے سے آواز دیکر پوچھا۔

(۷) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یارِ غار بھی کہا جاتا ہے۔

(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الفاروق کا لقب دیا گیا، جس کے معانی ہیں، حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

(۹) مدینہ کا پُرانا نام یثرب تھا۔

(۱۰) اُونٹ کو صحرا کا جہاز بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۱) واٹر سائیکل کو اُردو میں آبی چکر کہا جاتا ہے۔

مشق ۱۹: کن جُملوں کے آخر میں علامتِ استفہام (؟) اور کن کے بعد وقفہ (۔) آئے گا؟ سرخ قلم استعمال کریں۔

(۱) آج ہمارے ہاں دعوت ہے
(۲) کتنے گھنٹے کا سفر باقی ہے
(۳) کیا تم سچ کہہ رہی ہو
(۴) تمھیں کون سا کھیل پسند ہے
(۵) آج کھانے میں کیا پکا ہے
(۶) اِس کھلونے کی قیمت کیا ہے
(۷) کیا میرا قلم تمہارے پاس ہے
(۸) پاکستان کی ترقی کا انحصار پاکستانیوں پر ہے

(۹) الماری کس نے کھولی تھی
(۱۰) چڑیاں، چہچہا رہی ہیں
(۱۱) کیا ہم رات تک سوات پہنچ جائیں گے
(۱۲) اس میز کی قیمت کیا ہے
(۱۳) آؤ! اب گھر چلیں
(۱۴) اور کتنا کام باقی ہے
(۱۵) اس باغ میں سینکڑوں درخت ہیں

مشق ۲۰:

تفہیم

ہنگول نیشنل پارک بلوچستان اور پاکستان کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے کراچی سے ۱۹۰ کلو میٹر دُور یہ پارک بلوچستان کے تین اضلاع گوادر لسبیلہ اور آواران کے علاقوں پر مشتمل ہے اس علاقے میں بہنے والے دریائے ہنگول کی وجہ سے اس کا نام ہنگول نیشنل پارک رکھا گیا ہے اس علاقے کو ۱۹۸۸ میں نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا ہنگول نیشنل پارک اس وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے کہ اس میں چار مختلف قسم کے ماحولیاتی نظام یا **Eco Systems** پائے جاتے ہیں

۲۰ افراد کا عملہ جو گیم واچر رینجرز اور مینیجر پر مشتمل ہے اس پارک کی نگرانی کرتا ہے اس پارک کو چلانے کے لئے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یہ پارک طبعی طور پر پہاڑ ریت کے ٹیلوں اور دریا کے ساتھ ساتھ سیلابی میدان میں بٹا ہوا ہے ہنگول ندی نیشنل پارک سے ہو کر گزرتی ہے اور سمندر میں گرنے سے پہلے ایک مدو جزر والا دہانہ بناتی ہے جو کئی ہجرت کرنے والے آبی پرندوں اور دلدلی مگر مچھوں کا مسکن ہے اس پارک کے جنگلی حیوانات میں ایبکس یورال چنکارہ لومڑی گیدڑ بھیڑیا وغیرہ شامل ہیں پرندوں میں تیتر گراؤس ہوبارہ باز چیل مرغابی ترن چہا فالکن وغیرہ شامل ہیں رینگنے والے جانوروں میں دلدلی مگرمچھ لمبی چھپکلی موٹی زبان والی چھپکلی وائپر اور کوبرا ناگ وغیرہ کے علاوہ کئی اور سمندری حیوانات بھی شامل ہیں یہاں چند نایاب جڑی بُوٹیاں بھی پائی جاتی ہیں جن کی طبعی حوالے سے بڑی اہمیت ہے مقامی لوگ ان کے ذریعے کئی بیماریوں کا علاج دیسی طریقوں سے کرتے ہیں

سوال: یہ پیراگراف اپنی کاپی میں دوبارہ لکھیں اور سُرخ قلم سے ضروری رموزِ اوقاف لگائیں۔

غلط، دُرست فقرات

اس سے پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل، فاعل اور مفعول یا صفت اور موصوف کی دُرست ترتیب سے جُملہ دُرست ہوتا ہے اور ان کی غلط ترتیب سے جُملہ غلط ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، گرامر کی غلطیوں کے باعث بھی جُملہ غلط لکھا یا بولا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے نکات اور الفاظ ہیں، جو غلط العام ہیں اور ہم اُن کی اِصلاح پر توجہ نہیں دیتے۔ یوں زبان غلط سے غلط تر ہوتی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر،

(۱)	آپ وہاں نہ جاؤ۔	(غلط)	آپ وہاں نہ جائیں۔	(دُرست)
(۲)	تم کو سمجھایا تھا۔	(غلط)	تمہیں سمجھایا تھا۔	(دُرست)
(۳)	کیا تم نے مجھ کو فون کیا تھا	(غلط)	کیا تم نے مجھے فون کیا تھا؟	(دُرست)
(۴)	ہم نے نئ کار نہ خریدی۔	(غلط)	ہم نے نئ کار نہیں خریدی۔	(دُرست)
(۵)	میں نے تم کو منع کیا تھا۔	(غلط)	میں نے تمہیں منع کیا تھا۔	(دُرست)
(۶)	تم کو کیا تکلیف ہے!	(غلط)	تمہیں کیا تکلیف ہے!	(دُرست)
(۷)	نہ ہی میں گیا نہ ہی تم !	(غلط)	میں گیا نہ ہی تم !	(دُرست)
(۸)	سورج ہر دن طلوع ہوتا ہے۔	(غلط)	سورج ہر روز طلوع ہوتا ہے۔	(دُرست)
(۹)	ہر عورتیں بازار سے جا چکی تھیں۔	(غلط)	تمام عورتیں بازار سے جا چکی تھیں۔	(دُرست)
(۱۰)	ہر لوگ بے حس ہو چکے ہیں۔	(غلط)	ہر شخص بے حس ہو چکا ہے۔	(دُرست)
(۱۱)	میں نے جلدی سکول پہنچنا ہے۔	(غلط)	مجھے جلدی سکول پہنچنا ہے۔	(دُرست)
(۱۲)	امی، ابو اور میں کراچی جائیں گے۔	(غلط)	میں، امی اور ابو کراچی جائیں گے۔	(دُرست)
(۱۳)	اگر تم کہو تو ہم آ جاوئیں!	(غلط)	اگر تم کہو تو ہم آ جائیں !	(دُرست)
(۱۴)	تمہاری مرض کا کیا علاج ہے؟	(غلط)	تمہارے مرض کا کیا علاج ہے ؟	(دُرست)
(۱۵)	نسیم بڑی فتنی ہے۔	(غلط)	نسیم بڑی فتنہ ہے۔	(دُرست)
(۱۶)	میں تو ہکی بکی رہ گئی۔	(غلط)	میں تو ہکّا بکّا رہ گئی۔	(دُرست)
(۱۷)	اس معاملے کی کیا وجہیں ہیں؟	(غلط)	اس معاملے کی کیا وجوہات ہیں؟	(دُرست)

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

مشق ۵۴: مندرجہ ذیل ضرب الامثال اُن کے درست مفہوم سے ملائیں۔

ضرب الامثال	مفہوم
(۱) سب ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں۔	خاموشی سب سے بہتر ہے۔
(۲) سب ایک ہی تھیلی کے چٹّے بٹّے ہیں۔	کام شروع کرتے ہی نقصان ہوا۔ ابتدا ہی سے کام میں خرابی پیدا ہوگئی۔
(۳) سب سے بھلی چُپ	سب کی حالت ایک جیسی ہے۔
(۴) سب کچھ گیا، میاں کی ٹُخ ٹُخ نہ گئی۔	حق بات کہنا اکثر لوگوں کو ناگوار گزرتا ہے۔
(۵) سچ بات کڑوی لگتی ہے۔	سارا گروہ ایک ہی جیسا ہے۔
(۶) سچ بولنا آدھی لڑائی مول لینا ہے۔	سچی بات لوگوں کو پسند نہیں آتی اور جھگڑا ہو جاتا ہے۔
(۷) سچ کہنا اور سُکھی رہنا۔	کنگال اور مفلس ہو گئے پھر بھی شیخی بگھارنے کی عادت نہ چُھٹی۔
(۸) سدا رہے نام اللہ کا	سچ بول کر انسان کو سکون ملتا ہے۔
(۹) سر مُنڈاتے ہی اولے پڑے	دُنیا کی تمام چیزیں فنا ہو جانے والی ہیں، صرف اللہ کی ذات ہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔